Al-Marjān Research Journal
Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan
HJRS
Open Access
Al-Marjān Research Journal
ISSN(E): 3006-0370
ISSN(P): 3006-0362
al-marjan.com.pk

The Prophet of Mercy ﷺ as a Military Commander: A Study of Islamic Military Strategy in the Light of the Sīrah

نبی رحمت ﷺ بطور سپہ سالار: اسلامی عسکری حکمتِ عملی کا سیرت کی روشنی میں مطالعہ

Authors Details

1. **Ayesha Khalid Mehmood** (Corresponding Author)
   B.S. in Islamic Studies, Institute of Islamic Studies, University of the Punjab, Lahore, Pakistan. ayeshakhalidofficial70@gmail.com
2. **Muhammad Ahmad Bilal**
   PhD Scholar, Institute of Islamic Studies, University of the Punjab, Lahore, Pakistan.

Citation

Mehmood, Ayesha Khalid and Muhammad Ahmad Bilal." The Prophet of Mercy ﷺ as a Military Commander: A Study of Islamic Military Strategy in the Light of the Sīrah." *Al-Marjān Research Journal*, 2, no.3, Oct-Dec (2024): 592– 601.

Submission Timeline

Received: Oct 05, 2024
Revised: Oct 24, 2024
Accepted: Nov 13, 2024
Published Online: Dec 02, 2024

Publication, Copyright & Licensing

Al-Marjān Research Journal

Article QR

Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.

All Rights Reserved © 2023.

This article is open access and is distributed under the terms of Creative Commons Attribution 4.0 International License

CC BY

INDEX COPERNICUS INTERNATIONAL
ISSN INTERNATIONAL STANDARD SERIAL NUMBER INTERNATIONAL CENTRE
HJRS HEC Journal Recognition System

The Prophet of Mercy ﷺ as a Military Commander: A Study of Islamic Military Strategy in the Light of the Sīrah

نبی رحمت ﷺ بطور سپہ سالار: اسلامی عسکری حکمتِ عملی کا سیرت کی روشنی میں مطالعہ

☆ عائشہ خالد محمود ☆ محمد احمد بلال

Abstract

This paper explores the military leadership of Prophet Muhammad ﷺ, known as the Prophet of Mercy, from the perspective of Islamic military strategy. While primarily a spiritual guide, the Prophet ﷺ also demonstrated remarkable competence as a military leader during the Medinan period. The study traces his transition from peaceful resistance in Mecca to strategic command in Medina. Through meticulous planning, intelligent positioning, and careful analysis of the enemy, the Prophet ﷺ conducted expeditions such as Badr, Uhud, Khandaq, and the Conquest of Mecca with minimal bloodshed and maximum ethical adherence. His leadership emphasized the integration of mercy, discipline, and justice even in warfare. He forbade harm to non-combatants, protected prisoners of war, and practiced diplomacy as seen in the Constitution of Medina and the Treaty of Ḥudaybiyyah. The Prophet's ﷺ decisions were rooted in divine guidance, yet pragmatically adapted to political and military contexts. His military ethics influenced the rightly-guided caliphs and continue to serve as a model for Islamic military doctrine. This paper evaluates how the Prophet's ﷺ leadership shaped the expansion and preservation of the Islamic state and offers key lessons for contemporary Islamic thought and military principles. His role as both a Prophet and a commander presents a unique paradigm in global history where spiritual and temporal authority merged with compassion and strategic brilliance.

Keywords: Prophet Muhammad ﷺ, Military Leadership, Islamic Strategy, Mercy in Warfare, Sīrah Studies

تعارف موضوع

حضور نبی کریم ﷺ کی ذاتِ اقدس جہاں روحانی و اخلاقی رہنمائی کا مرکز ہے، وہیں آپ ﷺ کی عسکری قیادت بھی اسلامی تاریخ کا ایک روشن باب ہے۔ آپ ﷺ نے سیرتِ مکی میں صبر و استقامت اور پُر امن مزاحمت کے ذریعے دعوتِ دین کا فریضہ ادا کیا، جبکہ سیرتِ مدنی میں ایک بصیرت افروز سپہ سالار کی حیثیت سے اسلامی ریاست کے دفاع و توسیع کے لیے حکمت و تدبر سے کام لیا۔ غزواتِ بدر، احد، خندق اور فتح مکہ اس بات کے مظہر ہیں کہ آپ ﷺ نے نہ صرف عسکری محاذ پر بہترین منصوبہ بندی فرمائی بلکہ دشمن کی طاقت اور اپنے لشکر کی صلاحیتوں کا درست ادراک بھی کیا۔ آپ ﷺ کی عسکری حکمت عملی میں اخلاقیات کو بنیادی حیثیت حاصل رہی، جس میں نہتے افراد، خواتین، بچوں اور قیدیوں پر ظلم و ستم کی سختی سے ممانعت فرمائی گئی۔ معاہداتِ مدینہ اور صلح حدیبیہ جیسے سفارتی اقدامات آپ ﷺ کے تدبر، دور اندیشی اور قیامِ امن کی کوششوں کا عملی ثبوت ہیں۔ یہ تحقیقاتی مقالہ آپ ﷺ کی عسکری قیادت کے اصولوں، اسالیب اور اثرات کا جائزہ پیش کرتا ہے تاکہ سیرت کے اس اہم پہلو سے عصری فکری و عملی راہنمائی حاصل کی جاسکے۔

☆ بی ایس، ادارہ علومِ اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، پاکستان۔

☆ پی ایچ ڈی اسکالر، ادارہ علومِ اسلامیہ، یونیورسٹی آف دی پنجاب، لاہور، پاکستان۔

نبی رحمت ﷺ: دینی و دنیوی قیادت کا مثالی نمونہ اور تاریخ انسانی کی سب سے مؤثر شخصیت

مائیکل ایچ ہارٹ کی معروف کتاب *The 100: A Ranking of the Most Influential Persons in History* سے ماخوذ ہے، جس میں انہوں نے حضرت محمد ﷺ کو دنیا کی سب سے بااثر شخصیت قرار دیا ہے:۔

> *My choice of Muhammad ﷺ to lead the list of the world's most influential persons may surprise some readers and may be questioned by others, but he was the only man in history who was supremely successful on both the religious and secular levels. Of humble origins, Muhammad ﷺ founded and propagated one of the world's great religions—Islam—and emerged as an immensely effective political, social, and military leader. His teachings not only transformed the Arabian Peninsula but laid the foundations of a global civilization. Today, more than thirteen centuries after his passing, his influence remains powerful, widespread, and enduring, shaping the beliefs, cultures, and moral codes of billions across the globe.* [1]

> "میری یہ رائے کہ دنیا کی سب سے مؤثر شخصیت کی فہرست میں حضرت محمد ﷺ کو اوّل نمبر پر رکھا جائے، بعض قارئین کے لیے حیرت کا باعث ہو سکتی ہے اور کچھ اسے چیلنج بھی کر سکتے ہیں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ واحد شخصیت ہیں جو تاریخِ انسانی میں مذہبی اور دنیاوی، دونوں میدانوں میں بیک وقت غیر معمولی کامیابی سے ہمکنار ہوئیں۔ سادہ اور غیر مراعات یافتہ پس منظر سے تعلق رکھنے والے محمد ﷺ نے نہ صرف ایک عظیم عالمی دین کی بنیاد رکھی بلکہ ایک زبردست مؤثر سیاسی رہنما کے طور پر بھی ابھرے۔ آج، آپ ﷺ کے وصال کے تیرہ سو سال بعد بھی، دنیا بھر میں آپ کا اثر گہرا، وسیع اور زندہ ہے۔"

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ریاست مدینہ کے سربراہ بنے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم محض مدینہ کے سربراہ ہی نہیں بنے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ ایک اور عہدہ بھی نبھایا، اور وہ عہدہ سپہ سالاری کا تھا۔ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی بصیرت تھی اور دور اندیشی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات تک اس عہدہ کو بھی نبھایا، لہٰذا آپ نے جہاں جہاں as a poliical leader اپنا کردار ادا کیا تھا وہاں as a military leader بھی کام کیا، یعنی آپ ایک وقت میں دو دو عہدوں پر کام کرتے تھے۔ اسی لیے بہت سے معاملات ایسے تھے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بحثیت سربراہ ریاست ادا کیے تھے اگر بغور مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ وہی معاملات کو آپ نے بحثیت سپہ سالار بھی انجام دیے۔

> وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ [2]

---

[1] Michael H. Hart, *The 100: A Ranking of the Most Influential Persons in History* (New York: Carol Publishing Group, 1412 AH/1992), 3.

[2] Al-Anfāl, 8:60.

اور تیار رکھو ان کے (مقابلے کے) لیے اپنی استطاعت کی حد تک طاقت اور بندھے ہوئے گھوڑے (تاکہ) تم اس سے اللہ کے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو ڈرا سکو اور کچھ دوسروں کو (بھی) جو ان کے علاوہ ہیں تم انہیں نہیں جانتے اللہ انہیں جانتا ہے۔

By the time of Muhammad mission further changes in political alienment seem to have taken place, but it is difficult to say, at least in the later stages…[3]

جب رسول اللہ ﷺ کی بعثت کا وقت آیا، تو سیاسی اتحاد اور صف بندی میں مزید تبدیلیاں رونما ہو چکی تھیں۔ تاہم کم از کم بعد کے مراحل میں ان تبدیلیوں کے بارے میں قطعی طور پر کچھ کہنا مشکل ہے۔

ابتدائی دور میں عسکری قیادت (مکی زندگی میں عسکری سرگرمیاں)

مکہ میں ہجرت سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ نے بحثیت سپہ سالار کردار نہیں کیا تھا، اور نا ہی کسی کو امید تھی کہ یہی وہ شخص ہو گا جو بعد میں ہم پر سپہ سالار کی حیثیت سے آئے گا اور شکست دے گا. نبوت سے قبل آپ ؐ نے سپاہیانہ کردار ہی بس ادا کیا تھا جنگ فُجار میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۱۵ برس کی عمر میں شرکت کی تھی[4]، اور آپ اس جنگ میں as a solider لڑے تھے۔ حلف ُالفضُول یہ حرمت والے مہینے میں ہوئی تھی، ذی قعدہ میں، اس میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم شریک ہوئے تھے۔[5] ان دونوں جنگوں میں اپنے کوئی قیادت نا کی تھی۔

اگرچہ اعلان نبوت سے پہلے آپ ؐ جنگوں میں شریک ہوئے تھے، تو اس میں بھی آپ ؐ نے کسی بھی معاملہ میں کوئی زیادتی نہیں کی اور نا ہی انفرادی تور پر کسی کو ضرر پہنچایا تھا، بلکل اسی طرح اعلان نبوت کے بعد بھی حالانکہ دشمن آپ ؐ کے پیچھے پڑے رہتے تھے کبھی بھی آپ نے ان کو نقصان نہیں پہنچایا تھا اس حوالے سے دو مثالیں درج ذیل ہیں۔

پہلی بار جب آپ ؐ ہجرت کے لیے روانہ ہوئے تو دوسری طرف دشمنوں نے اعلان کر دیا کہ محمد کو ڈھونڈو تاکہ وہ ہجرت نا کر جائے بلکہ اس کے بدلے انھوں نے انعامات کے اعلان بھی کر دیے، تو یہاں پر بھی آپ ؐ کا صبر و تحمل نظر آتا ہے حالانکہ آپ ؐ جانتے بھی تھے کہ میری مدد کے لیے بہت سے لوگ آسکتے ہیں لیکن آپ نے اپنی بصیرت سے ثابت کر دیا کہ ہر کام کا ایک وقت ہوتا ہے، اگر آپ ان کو اپنی مدد کے لیے بلا لیتے تو نہ مدینہ میں کوئی باقی رہتا اور نہ ہی بعد میں مدینہ "اسلام کی ریاست" بن پاتا۔

دوسری بار جب آپ ؐ نے طائف کا سفر کیا، اور طائف سے واپسی پر دشمنوں نے آپ ؐ پر جو ظلم ڈھائے آپ ؐ نے کوئی مذاحمت نہیں کی۔

> *The first ettempts to collect biographycal material about Muhammad were called al mughazi, that is, the expedition or compaign; and, although the medinan period was not entirely filled with expedition, there did play a large part an event roughly by its relation to same expedition. he chief point to notice is that the Muslim took the offensive with one expedition these seven expeditions were directed against maccan caravans.*[6]

---

[3] Watt, W. Montgomery. *Muhammad at Mecca* (Oxford: Oxford at the Clarendon Press, 1380 AH/1960), 6.
[4] Mubārakpūrī, Ṣafī ar-Raḥmān. *Ar-Raḥīq al-Makhtūm* (Lahore: Zāhid Bashīr Printers, 1421 AH/May 2000), 89.
[5] Mubārakpūrī, *Ar-Raḥīq al-Makhtūm*, 89.
[6] Watt, W. Montgomery. *Muhammad at Medina* (Oxford: Oxford at the Clarendon Press, 1376 AH/1956), 2.

سیرتِ نبوی ﷺ کے متعلق مواد کو جمع کرنے کی ابتدائی کوششوں کو "المغازی" کہا جاتا تھا، یعنی جنگی مہمات یا فوجی مہمات۔ اگرچہ مدنی دور مکمل طور پر ان مہمات پر مشتمل نہیں تھا، تاہم اس دور کے بیشتر اہم واقعات کا تعلق کسی نہ کسی جنگی مہم سے ضرور رہا۔ اس حوالے سے ایک اہم نکتہ یہ ہے کہ مسلمانوں نے ایک جنگی مہم کے ساتھ پہل کی، اور ان ابتدائی سات مہمات کا رخ مکہ کے تجارتی قافلوں کی طرف تھا۔

مدنی دور کی مہمات (حکمت عملی و منصوبہ بندی، اطلاعاتی نظام)

عمر واقدی نے مدینہ میں پہلی جنگی مہم میں سریہ حمزہ بن عبد المطلب کا ذکر کیا ہے، مورخین کا کہنا ہے کہ نبی کریم ؐ نے مدینہ آنے کے بعد سب سے پہلا جھنڈا حمزہ بن عبد المطلب کے لیے باندھا تھا۔[7] سریہ حمزہ کے بعد غزوہ بواط ہوا جس میں جنگ کیے بغیر آپ واپس آگئے ۔اس کے بعد غزوہ عشیرہ ہوا یہاں سے بھی بغیر جنگ کیے آپ واپس آگئے۔ غزوہ بدر اولی ہوا اس میں بھی جنگ نہیں کی پھر اس کے بعد سریہ سعد بن ابی وقاص ہوا اس میں بھی جنگ کی نوبت نہیں آئی۔[8]

"نقل و حرکت کی جنگ کی تاریخ میں چنگیز خاں کو بہت اہمیت حاصل ہے اس کی فوج تیر انداز سواروں پر مشتمل ہوتی تھی ،ہر سوار کے پاس تین فاضل۔ گھوڑے ہوتے تھے ایک پر وہ سوار ہوتا دو سر مادہ ہوتی جس سے وہ دودھ حاصل کرتا اور تیسرے چوتھے کو وہ بوقت ضرورت غذا کے طور پر استعمال کرتا۔۔۔چنگیز خاں کی ہی قوت تھی جس کی وجہ سے بحر جاپان سے لے کر بالٹک تک کے علاقہ کو اس نے روند ڈالا تھا، اسی طرح تیمور کی کامیابیوں کا سہرا بھی اس کے سواروں ہی کے سر جاتا ہے"[9]

اگر دوسری طرف بات کی جائے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فوجوں کی حرکت پذیری کی اہمیت کا صحیح اندازہ تھا اور اسی سبب سے آپ ؐ نے اس کی طرف زیادہ توجہ مبذول فرمائی تھی۔[10]

جنگی حکمت عملی اور منصوبہ بندی سے بھی پہلے ایک اور قابل غور چیز جو سامنے آتی ہے کہ آپ ؐ نے اپنی ریاست کو قائم کرنے کے لیے بھی مدینہ جیسی جگہ کا انتخاب کیا کہ نہ تو وہ زیادہ دور علاقہ تھا اور نہ ہی زیادہ قریب تھا۔ "مدینہ کے انتخاب میں آپکی یہی واقفیت غالباً ایک اہم محرک تھی آپ ؐ مدینہ سے ینبوع اور ینبوع سے مکہ تک اپنی فوجوں کا دورہ کروایا کہ وہ تمام مشکل راستوں اور زمین کے نشیب و فراز سے آگاہ ہو جائیں"[11] غزوات نبوی کے متعلق مختلف معرکوں میں سے اگر دو کی طرف اشارہ کر دیا جائے تو یہ نقطہ سمجھنے میں آسانی ہو گی کہ بدر واحد دونوں موقعوں پر حضور ؐ نے ایسے میدان قتال چنے تھے جہاں دشمن کا رسالہ استعمال نہیں ہو سکتا تھا"[12]

---

[7] Al-Wāqidī, Muḥammad ibn ʻUmar. *Al-Maghāzī*, translated by Iftikhār Aḥmad (Lahore: Maktaba Raḥmāniyya, n.d.), 1:27.

[8] Al-Qurṭubī, Abū Yūsuf ibn ʻAbd Allāh ibn ʻAbd al-Barr. *Ad-Durar fī Ikhtiṣār al-Maghāzī wa as-Siyar (Maʻrūf Jawāhir Sīrat)*, translated by Shaykh Muḥammad Zubayr (Multan: Sīrat Chair Bahauddin Zakariya University, 1442 AH/March 2021), 181–185.

[9] Rizvī, Sayyid Sājid. *Rasūl Allāh Maīdān-e-Jang mein (*Lahore: Khurshīd Maqbūl Press, 1426 AH/2005), 106.

[10] Rizvī, Sayyid Jāvid. *Rasūl Maīdān-e-Jang mein (*Lahore: Khurshīd Maqbūl Press, 1426 AH/2005), 107.

[11] Shāhid, Muḥammad. *Sipah Sālār-e-Aʻẓam aur Wāqiʻāt-e-Ghazawāt* (Lahore: Ishtiyāq A. Mushtāq Printers, n.d.), 108.

[12] Shāhid, *Sipah Sālār-e-Aʻẓam,* 88.

سپاہیوں کی تربیت آپ نے بحیثیت سپہ سالار دو زاویوں سے کی تھی پہلا یہ کہ آپ نے اپنی شخصیت کو سامنے رکھا اور ہر ہر میدان میں آپ سب سے آگے ہی ہوتے تھے تاریخ میں اگر نظر دورائے تو معلوم ہوتا ہے اگر کسی میدان میں شکست بھی ہو رہی ہوتی تھی تو آپ میدان کبھی نہیں چھوڑتے تھے اس کی بہترین مثال غزوہ احد ہے کہ جب سپاہی منتشر ہو گئے افراتفری پھیل گئی لیکن آپ ثابت قدم رہے۔

دوسرا یہ کہ آپ نے سپاہیوں کی تربیت اپنی بصیرت سے کی کہ ہر ہر غزوہ میں آپ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی شخصیت کے مطابق کیا کرتے تھے اس حوالے سے یہ دو مثالیں ہی کافی ہیں کہ آپ ﷺ نے خیبر کے سب سے بڑے قلعے کو فتح کرنے کے لیے جس شخصیت کا چناؤ کیا آپ اس کی صلاحیت سے باخوبی واقف تھے یعنی آپ نے حضرت علی کی اس صلاحیت سے فائدہ اٹھایا۔ اسی طرح آپ چونکہ دور اندیش بھی تھے آپ نے جنگ موتہ میں جو سالار کی ترتیب تجویز کی اور سپہ سالاروں کے بھی نام تجویز کر لیے یعنی آپ جانتے تھے کہ اتنی بڑی قوت سے ٹکر لی ہے اس لحاظ سے ہے پہلے ہی ایک سالار نہیں بلکہ چاروں کے نام تجویز کر لیے، جس سالار کو سب سے آخر میں چنا اور پھر وہی سالار باقی فوج کو اتنی بڑی طاقت ور اور تعداد کے لحاظ سے بڑی فوج سے چھڑوا لایا تھا یہ آپ کی ہی حکمت عملی تھی کہ سب سے قابل اور سیف اللہ کے انتخاب میں سب سے آخر پر رکھنے کی وجہ ہی یہی تھی کہ آپ جانتے تھے کہ اگر کوئی فوج کو بچا آکر جا سکتا ہے تو وہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ہی ہوں گے۔

آپ نے سپہ سالاروں کی ترتیب کچھ اس انداز سے کی تھی، حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ، پھر حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ، پھر عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ، اور آخر پے خالد بن ولید کو۔۔۔[13]

جنگی تیاری میں آپ کا اطلاعاتی نظام بھی بڑا منظم تھا آپ ﷺ نے اس حوالے سے دو گروپ بنائے تھے پہلا گروپ "دوریات استطلاع" یہ دستے صرف معلومات فراہم کرتے تھے۔ دوسرا گروپ دوریات قتال" یہ جنگی دستے ہوتے تھے یہ معلومات بھی حاصل کرتے تھے اور بوقت ضرورت لڑائی بھی کر لیتے تھے۔[14] انھی دستوں کا استعمال کر کے آپ نے پہلی غزوہ میں مشرکین کو شکست دی تھی۔

دوسرا آپ ﷺ نے ریاست کی بقہ کے لیے اور تعلقات کو مضبوط کرنے کے لیے بحیثیت سپہ سالار اور بحیثیت ریاست کا نگران مختلف خطوں میں خطوط ارسال کیے تھے کچھ خطوں میں پہلے سے ہی آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھیجا ہوا تھا ان کے ذریعے سے آپ ﷺ کو معلومات ملتی رہتی تھی تبھی تو آپ کو مختلف خطوں کے حکمرانوں کے مذہب کا اور ان کے مزاج کا پتہ تھا آپ ﷺ نے یہاں بھی طائرانہ سوچ کر حکمرانوں کو مکتوبات لکھے تھے۔

6 ہجری میں یہ سلسلہ شروع کیا تھا حضرت عمرو بن امیہ کو نجاشی کے پاس، علاء بن حضرمی کو حاکم بحرین منذر بن ساوہ کے پاس، حاطب بن ابی بلتعہ کو حاکم مصر مقوقس کی طرف، حضرت دحیہ کلبی کو قیصر روم کی طرف اور عبداللہ بن حذافہ کو ایران کسری کے پاس بھیجا تھا

---

[13] Aṭā' al-Ḥaqq, Muḥammad. *'Ahd-e-Nabawī* (Lahore: A.K.A Traders, New Anarkali, 1444 AH/2022), 383.

[14] Qurayshī, Muḥammad Ṣiddīq. *Rasūl-e-Akram kā Niẓām-e-Jāsūsī* (Lahore: Ghulām 'Alī Printers, 1411 AH/1990), 123.

،ان سب خطوط کے بہت فائدہ مند نتائج نکلے کچھ حکمران تو مسلمان ہو گئے اور جو اسلام تو قبول نہ کر سکے لیکن ان کی ریاست تک اسلام کی خبر پہنچا دی گئی[15]۔

آپ ﷺ کی اہم جنگی مہمات اور مشہور غزوات میں اور فتح مکہ پر آپ ﷺ کی تدبیر اور قائدانہ صلاحیت واضح ہوتی ہیں غزوہ بدر آپ ﷺ نے بدر سے پہلے جو جو کاروائیاں کیں ان میں قابل ذکر "معرکہ بدر سے قبل مسلمانوں کی گشتی پارٹیاں بقیہ عسکری کاروائیاں جاسوسی پارٹیوں سے زیادہ مشابہ تھیں جنھیں مسلمانوں نے مدینہ کا گھیراؤ کرنے والے راستوں اور مکہ پہنچانے والے راستوں کو حالات معلوم کرنے اور ان قبائل کی طاقت کا جائزہ لینے کے لیے تیار کیا تھا اور کم از کم ان کا مقصد بعض قبائل سے مصالحانہ اور حلیفانہ تعلقات پیدا ا کرنا تھا"۔[16]

غزوہ احد کے بعد آپ ﷺ نے جو اقدامات اٹھائے جس کے نتیجہ میں آئندہ کسی قبیلہ کی انفرادی جرت نہ پری تھی کہ وہ اب مدینہ پر حملہ کرتے:۔

> "رسول اکرم نے بنو قینقاع کے عہد شکنی کرنے اور کعب بن اشرف کے معاہدات کی توہین کرنے کے بالمقابل جو دانشمندانہ موقف اختیار کیا ان سے یہود کو یقین ہو گیا کہ جب امن سے کھیلنے والوں اور معاہدات ک احترام نہ کرنے والوں کو نصیحت نے فائدہ نہ دیا تو رسول طاقت کے استعمال میں ہر گز سہل انکاری سے کام نہ لے گے "[17]

غزوہ احزاب میں آپ ﷺ نے اصلاح اور مشورہ سے کامیابی حاصل کی اس غزوہ میں کئ لشکر تھے اور بہت بڑی تعداد تھی دشمنوں کی "اطلاع پاتے ہی آپ نے ہائی کمان کی مجلس شوریٰ منعقد کی اور دفاعی منصوبے پر صلاح مشورہ کیا اہل شوریٰ نے غور خوض کے بعد حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ کی ایک تجویز منظور کی"[18]

فتح مکہ کے موقع پر آپ ﷺ نے حالات کا جائزہ لیتے ہوئے مکہ میں داخل ہونے سے پہلے مختلف گروہ میں سپاہیوں کو تقسیم کیا اور بغیر کسی نقصان کے مکہ۔ میں داخل ہوئے تھے آپ ﷺ نے ذی طوی مقام میں اسلامی لشکر کو تقسیم کیا سب سے اہم۔ ذمہ داری اس میں بھی آپ نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو دی اور کہا کہ آپ ﷺ مکہ میں زیریں حصے سے داخل ہوں اور اگر کوئ قریش سے آڑے آئے تو اس کو قتل کر دینا دوسری طرف حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو بائیں پہلو پر رکھا اور ان کو بالائی حصے سے مکہ میں داخل ہونے کو کہا۔[19]

جنگ کے دوران اخلاقیات اور اصول

جنگ کے دوران اخلاقیات اور اصول کا لحاظ جس انداز سے آپ نے رکھا تاریخ میں اسکے مد قابل کوئ اور مثال نہی ملتی، آپ ﷺ ہی واحد اور پہلی شخصیت تھے جنھوں نے عرب کے پرانے رواج جس کو وہ شکست ذدہ لشکر پر کرتے تھے توڑ ڈالا اور انسانیت کی سوچ کے مطابق اخلاقیات کے اصول کو اپنایا اور دوسروں کے لیے بھی مثال بنے۔

---

[15] Bāno, Ḥusayn. *Rasūl-e-Akram kī Safārat Kārī aur Khārija Policy* (n.p.: Idāra Taḥqīqāt Sīrat an-Nabī, 1440 AH/October 2018), 206–235.

[16] Bāshmīl, Muḥammad Aḥmad. *Ghazwa-e-Badr* (Lahore: Nafīs Academy, Urdu Bazar, n.d.), 128.

[17] Bāshmīl, Muḥammad Aḥmad. *Ghazwa-e-Badr*, translated by Mawlānā Akhtar Fatḥpūrī (Delhi: Manzūr Book Depot, n.d.), 58.

[18] Mubārakpūrī, *Ar-Raḥīq al-Makhtūm* (Lahore: Maktaba as-Salafiyya, 1416 AH/October 1995), 410.

[19] Mubārakpūrī, *Ar-Raḥīq al-Makhtūm*, 548.

سب سے پہلے یہ مسئلہ بدر کے موقع پر پیش آیا تھا۔ حضرت عمرؓ کا مشورہ قتل کرنے کا تھا کہ اس دور میں جنگی قیدیوں کو قتل کرنے کا رواج بھی تھا۔ حضرت ابو بکرؓ کی رائے یہ تھی کہ انہیں قتل نہیں کرنا چاہیے بلکہ فدیہ لے کر چھوڑ دینا چاہیے، تو آپ نے حضرت ابو بکر کی رائے کو مان لیا۔ حنین کے موقع پر جنگی قیدیوں کو ویسے ہی چھوڑ دیا گیا۔ بنو مصطلق کے قیدیوں کو بھی ویسے ہی آزاد کر دیا گیا تھا۔ لڑائی میں آپ کا یہ دستور ہوتا کہ دونوں فریقوں کی لاشوں کو دفن کرا دیتے تھے۔[20]

تاریخ مذاہب اور تاریخ سلاطین کا مطالعہ کیا جائے تو قبل از اسلام کسی مذہب میں یا کسی بادشاہ کے بارے میں یہ ذکر نہ ملے گا جس نے اپنی فوج کو مفتوح قوم کے نہتے لوگوں، بچوں، عورتوں، بوڑھوں، معذوروں کے قتل عام سے منع کیا ہو۔ بلکہ فتح کے بعد تین دن تک فوجوں کو کھلی چھٹی ہوتی تھی کہ وہ جو چاہیں مفتوح قوم کے ساتھ کریں۔ لیکن اسلام واحد ایسا مذہب ہے جس نے دشمنوں کے حقوق کا خیال رکھتے ہوئے ان کے نہتوں، بچوں، عورتوں، بوڑھوں، ضعیفوں، معذورں وغیرہ کے قتل کی سخت ممانعت فرمائی۔

حضرت انس بن مالکؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (صحابہ کو رخصت کرتے وقت) فرمایا:

”تم لوگ اللہ کے نام سے، اللہ کی تائید اور توفیق کے ساتھ، اللہ کے رسول کے دین پر جاؤ اور بوڑھوں کو جو مرنے والے ہوں نہ مارنا، نہ بچوں کو، نہ چھوٹے لڑکوں کو، اور نہ ہی عورتوں کو، اور غنیمت میں خیانت نہ کرنا، اور غنیمت کے مال کو اکٹھا کر لینا، صلح کرنا اور نیکی کرنا، اللہ نیکی کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔“ (سنن ابو داؤد کتاب الجهاد باب في دعاء المشركين)

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں کسی غزوہ میں مقتول پائی گئی تو نبی کریم ﷺ نے عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا۔ (صحیح البخاري کتاب الجهاد والسير باب قتل النساء في الحرب)

فریق مخالف کے ساتھ معاہدے اور امن آپ ﷺ کی امن قائم کرنے کی خواہش اور اس حوالے سے ہونے والے معاہدات میثاق مدینہ، صلح نامہ حدیبیہ کی مثالیں جو قائم کیں آج تک اس کی کوئی مثال نہیں ملتی یہ اپنی نوعیت کے اپنے دور کے بہت بڑے معاہدے تھے۔

حضور کی عسکری قیادت کا بعد کے مسلم رہنماؤں پر اثرات

حضور ﷺ کی عسکری قیادت کا اثر اس یہ ہوا کہ اسلامی ریاست کی توسیع ہوئی مدینہ کی ایک شہری مملکت اپنے مٹھی بھر سپاہیوں کے ساتھ دس سال کے اندر دس لاکھ مربع میل سے زیادہ رقبہ فتح کر لیتی ہے اکثر دشمن کی دگنی اور تگنی قوت کے سر غرور کو کچل دیتی ہے اور ساتھ ہی انسانی خون کی حرمت کی ایسی مثال پیش کرتی ہے کہ جس کی نظیر تاریخ کے کسی دور میں تلاش کرنا بے سود ہے"[21]

اسلام کی جنگ حکمت عملی کے اثرات بہت دورس اور وسیع تھے نبی کریم ﷺ نے ہمیشہ منصوبہ بندی، مشاورت کی، ہمیشہ دفاعی جنگیں ہی کریں اور کم سے کم خونریزی کی، اس کے بعد عرب کے قبائل کو متحد کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں تو فتوحات کا دائرہ ایران، روم اور افریقہ تک وسیع ہو گیا تھا۔

---

[20] Shāhid, *Sipah Sālār-e-A'ẓam aur Wāqi'āt-e-Ghazawāt*, 142.
[21] Rizvī, Sayyid Wājid. *Rasūl Allāh Maīdān-e-Jang mein* (Lahore: Khurshīd Maqbūl Press, 1426 AH/2005), 69.

بعد کے مسلم رہنماؤں پر آپ کی قیادت کے اثرات کچھ اس طرح ہوے کہ آپ کی تربیت آپ کے ساتھیوں میں اس طرح رچ بس گئی تھی کہ خلافت راشدہ میں ہم ان کی جھلک دیکھتے ہیں حضرت ابو بکر رضہ نے کسی غیر مسلم ریاست پر کوئی حملہ نا کروایا تھا، حضرت عمر رضہ نے مجلس شوریٰ کا نظام انتہائی مضبوط کر دیا تھا اور گورنروں کا تقرر بھی سوچ سمجھ کر کرتے اور لوگوں سے ان کے احوال پوچھتے رہتے کہ کہیں یہ عوام پر ظلم تو نہیں کر رہے اور سپہ سالاروں کا تقرر بھی ان کی صلاحیت کے اعتبار سے کرتے تھے، حضرت عثمان رضہ کے دور میں ریاست کا دائرہ مزید وسیع ہو گیا تھا، خلافت راشدہ میں سے کسی بھی حکمران نے اپنے عہدہ کا فائدہ اٹھاتے ہوئے کسی دوسری ریاست پر قبضہ نہ کیا تھا۔

کیا تو نے صحرا نشینوں کو یکتا | خبر میں، نظر میں، اذان سحر میں
عزائم کو سینوں میں بیدار کر دے | نگاہ مسلماں کو تلوار کر دے

خلاصہ بحث

حضور نبی کریم ﷺ کی عسکری قیادت نے جہاں اسلامی ریاست کی بنیادوں کو مضبوط کیا، وہیں جنگی اخلاقیات کا ایسا بے مثال نمونہ پیش کیا جس کی نظیر انسانی تاریخ میں کم ہی ملتی ہے۔ آپ ﷺ نے جنگ کو محض فتح یا تسلط کا ذریعہ نہیں بنایا بلکہ عدل، امن اور مظلوموں کی حفاظت کا وسیلہ بنایا۔ سیرتِ طیبہ میں غزوات کی منصوبہ بندی، اطلاعاتی نظام، اور دشمن کی طاقت کا ادراک اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ ﷺ ایک مکمل اور مدبر سپہ سالار تھے۔ آپ ﷺ کی جنگی حکمت عملی اور سفارتی فہم و فراست نے بعد کے خلفائے راشدین اور مسلم حکمرانوں کو بھی راہ دکھائی۔ آج کے دور میں آپ ﷺ کے اسوۂ عسکری قیادت کو سمجھنا اور اپنانا نا صرف دینی بصیرت کا تقاضا ہے بلکہ عالمی سطح پر قیامِ امن کے لیے بھی ایک رہنما اصول ہے۔

تجاویز و سفارشات

* **دینی و عسکری تعلیمات کو یکجا کیا جائے:** مدارس اور عصری جامعات میں سیرتِ نبوی ﷺ کے عسکری پہلو کو اسلامی تاریخ اور اسٹریٹیجک اسٹڈیز میں شامل کیا جائے۔
* **عسکری اخلاقیات پر تربیتی نصاب مرتب کیا جائے:** فوجی اداروں میں جنگی اخلاقیات کے اسلامی اصولوں (مثلاً عدم تشدد، قیدیوں کے حقوق) پر مشتمل تربیت دی جائے۔
* **سیرت کے عسکری پہلو پر جدید تحقیق کی حوصلہ افزائی:** جامعات میں تحقیقی مقالات اور ڈاکٹریٹ سطح پر سیرت کے عسکری پہلو پر تحقیق کی جائے تاکہ عصر حاضر کے لیے مؤثر فریم ورک سامنے آ سکے۔
* **سیرتِ نبوی ﷺ پر بین الاقوامی سیمینارز کا انعقاد:** عسکری قیادت، سفارت کاری اور جنگی اخلاقیات کے موضوع پر سیرت کے تناظر میں عالمی سطح پر سیمینارز منعقد کیے جائیں۔
* **نوجوانوں میں سیرت فہم مہم کا آغاز:** نوجوان نسل میں سیرتِ طیبہ ﷺ کے جامع مطالعے کی ترغیب دی جائے تاکہ وہ رحم، حکمت، اور تدبر کو اپنی شخصیت کا حصہ بنا سکیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Bibliography / کتابیات

* Aṭā’ al-Ḥaqq, Muḥammad. *‘Ahd-e-Nabawī*. Lahore: A.K.A Traders, New Anarkali, 1444 AH/2022.
* Bāno, Ḥusayn. *Rasūl-e-Akram kī Safārat Kārī aur Khārija Policy*. n.p.: Idāra Taḥqīqāt Sīrat an-Nabī, 1440 AH/2018.
* Bāshmīl, Muḥammad Aḥmad. *Ghazwa-e-Badr*. Lahore: Nafīs Academy, Urdu Bazar, n.d.
* Bāshmīl, Muḥammad Aḥmad. *Ghazwa-e-Badr*. Translated by Mawlānā Akhtar Fatḥpūrī. Delhi: Manzūr Book Depot, n.d.
* Al-Qurṭubī, Abū Yūsuf ibn ‘Abd Allāh ibn ‘Abd al-Barr. *Ad-Durar fī Ikhtiṣār al-Maghāzī wa as-Siyar (Ma‘rūf Jawāhir Sīrat)*. Translated by Shaykh Muḥammad Zubayr. Multan: Sīrat Chair Bahauddin Zakariya University, 1442 AH/2021.
* Qurayshī, Muḥammad Ṣiddīq. *Rasūl-e-Akram kā Niẓām-e-Jāsūsī*. Lahore: Ghulām ‘Alī Printers, 1411 AH/1990.
* Mubārakpūrī, Ṣafī ar-Raḥmān. *Ar-Raḥīq al-Makhtūm*. Lahore: Zāhid Bashīr Printers, 1421 AH/2000.
* Rizvī, Sayyid Jāvid. *Rasūl Maīdān-e-Jang mein*. Lahore: Khurshīd Maqbūl Press, 1426 AH/2005.
* Rizvī, Sayyid Sājid. *Rasūl Allāh Maīdān-e-Jang mein*. Lahore: Khurshīd Maqbūl Press, 1426 AH/2005.
* Rizvī, Sayyid Wājid. *Rasūl Allāh Maīdān-e-Jang mein*. Lahore: Khurshīd Maqbūl Press, 1426 AH/2005.
* Shāhid, Muḥammad. *Sipah Sālār-e-A‘ẓam aur Wāqi‘āt-e-Ghazawāt*. Lahore: Ishtiyāq A. Mushtāq Printers, n.d.
* Watt, W. Montgomery. *Muhammad at Mecca*. Oxford: Oxford at the Clarendon Press, 1380 AH/1960.
* Watt, W. Montgomery. *Muhammad at Medina*. Oxford: Oxford at the Clarendon Press, 1376 AH/1956.